بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مزار پر چاندی کا چراغ جلانے کی منت کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نے منت مانی کہ میرا فلاں کام ہو جائے، تو میں مزار پر چاندی کا چراغ (یعنی چاندی کے برتن میں چراغ) جلاؤں گا، اب اس کا کام ہو گیا ہے، کیا اس شخص کے لیے مزار پر چاندی کا چراغ جلانا ضروری ہے؟

## جواب

سوال کا جواب جاننے سے قبل یہ ذہن نشین رہے کہ شریعت اسلامیہ نے سونے، چاندی کا استعمال زیور کی صورت میں عورتوں کے لئے جائز قرار دیا ہے، اس کے علاوہ سونے چاندی کی چیزوں کو استعمال کرنا (مثلاً سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا اور ان کے برتنوں میں تیل لگانا یا ان کے عطر دان سے عطر لگانا یا ان کی انگیٹھی سے بخور کرنا وغیرہ کام) مرد و عورت، دونوں کے لیے ناجائز ہیں، لہذا اولاً تو چاندی کے برتن میں چراغ جلانا شرعاً جائز نہیں ہے، ثانیاً مزار پر چراغ جلانے کی منت، منت عرفی ہے، منت شرعی نہیں کہ منت شرعی کے لازم ہونے کی چند شرائط ہیں:

(1) جس چیز کی منت مانی گئی، وہ عبادت مقصودہ ہو۔

(2) وہ چیز بذات خود فرض و واجب نہ ہو، بلکہ اس کی جنس میں سے کوئی چیز فرض یا واجب ہو۔

(3) جس چیز کی منت مانی گئی، وہ معصیت (گناہ) پر مبنی نہ ہو۔

جبکہ مزار پر چاندی کا چراغ جلانے کی منت نہ تو عبادت مقصودہ ہے، نہ ہی اس کی جنس سے کوئی فرض و واجب ہے، بلکہ یہ ایسے کام (یعنی چاندی کے چراغ جلانے) کی منت ہے جو شرعاً ناجائز ہے، لہذا اس منت کو پورا نہیں کیا جائے گا۔

**چاندی کے برتن میں چراغ جلانا جائز نہیں ہے جیسا کہ علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ** (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں:

”ولا یخفی ان الکلام فی المفضض والا فالذی کلہ فضۃ یحرم استعمالہ بای وجہ کان کما قدمناہ ولو بلا مس بالجسد ولذا حرم ایقاد العود فی مجمرۃ الفضۃ، کما صرح بہ فی الخلاصۃ ومثلہ بالاولی ظرف فنجان القھوۃ والساعۃ وقدرۃ التنباک التی یوضع فیھا الماء وان کان لا یمسھا بیدہ ولا بفمہ لانہ استعمال فیما صنعت لہ“

یعنی مخفی نہیں کہ یہ کلام چاندی کا کام کیے ہوئے برتن میں ہے ورنہ جو چیز پوری چاندی کی بنی ہوئی ہو اس کا استعمال کسی بھی طریقے سے ہو، حرام ہے، جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا، اگرچہ جسم چھوئے بغیر ہو، اسی وجہ سے چاندی کی انگیٹھی میں عود جلانا حرام ہے، جیسا

کہ خلاصۃ الفتاویٰ میں اس کی صراحت فرمائی ہے، اور اس کی مثل چاندی کی بنی ہوئی قہوے کی پیالیاں، گھڑی، حقّے کی وہ جگہ جہاں پانی ہوتا ہے، اگرچہ ان کو ہاتھ یا منہ سے نہ چھوئے (حرام ہیں) کیونکہ ان کا استعمال اسی کام میں ہے جس کے لیے ان کو بنایا گیا ہے۔ (رد المحتار، جلد6، صفحہ 343، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: "سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا اور ان کی پیالیوں سے تیل لگانا یا ان کے عطردان سے عطر لگانا یا ان کی انگیٹھی سے بخور کرنا، منع ہے اور یہ ممانعت مرد و عورت دونوں کے لیے ہے۔۔۔ محصل یہ ہے کہ جو چیز خالص سونے چاندی کی ہے، اُس کا استعمال مطلقاً، ناجائز ہے۔۔۔ چاندی کی انگیٹھی میں بخور کرنا مطلقا ناجائز ہے، اگرچہ دھونی لیتے وقت اس کو ہاتھ بھی نہ لگائے۔" (بہارِ شریعت، جلد3، صفحہ 395، 397، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

**مزار پر چراغ جلانے کی منت، منت شرعی نہیں، بلکہ عرفی ہے۔** جیسا کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) مزار پر چراغ جلانے کی منت کے متعلق لکھتے ہیں:

"لا ینعقد نذراً ولا یلزم من ذلک حرمتہ فان النذور لھم بعد تجافیھم عن الدنیا کالنذور لھم وھم فیھا وھی شائعۃ بین المسلمین والعلماء والصلحاء والأولیاء منذ قدیم ولیس نذراً مصطلح الفقہ"

ترجمہ: ایسی نذر منعقد نہیں ہوتی اور اس سے اس کی حرمت لازم نہیں آتی کہ اولیاء اللہ کے لیے نذوران کے دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد بھی ویسی ہی ہیں جیسا ان کے دنیا میں ظاہرِ حیات کے وقت ہوتی ہیں اور یہ مسلمانوں، علماء، صلحاء اور اولیاء کے مابین زمانہ دراز سے رائج ہے، (ہاں) یہ نذرِ فقہی نہیں۔ (جد الممتار، جلد4، صفحہ 285، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1367ھ) لکھتے ہیں: "مسجد میں چراغ جلانے یا طاق بھرنے یا فلاں بزرگ کے مزار پر چادر چڑھانے یا گیارھویں کی نیاز دِلانے یا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ یا شاہ عبد الحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ کرنے یا حضرت جلال بخاری کا کونڈا کرنے یا محرم کی نیاز یا شربت یا سبیل لگانے یا میلاد شریف کرنے کی منّت مانی تو یہ شرعی منت نہیں۔" (بہارِ شریعت، جلد2، حصہ 9، صفحہ 317، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

**منت شرعی کے لازم ہونے کی شرائط کے متعلق** فتاوی عالمگیری میں ہے:

"الأصل أن النذر لا یصح إلا بشروط (أحدھا) أن یکون الواجب من جنسہ شرعا فلذلک لم یصح النذر بعیادۃ المریض. (والثاني) أن یکون مقصودا لا وسیلۃ فلم یصح النذر بالوضوء وسجدۃ التلاوۃ (والثالث) أن لا یکون واجبا في الحال، وفي ثاني الحال فلم یصح بصلاۃ الظھر وغیرھا من المفروضات ھکذا في النھایۃ (والرابع) أن لا یکون المنذور معصیۃ باعتبار نفسہ ھکذا في البحر الرائق"

ترجمہ: شرعی اصول یہ ہے کہ منت چند شرائط سے درست ہوتی ہے ایک یہ ہے کہ اس کی جنس سے کوئی شرعی واجب موجود ہو، اسی لئے مریض کی عیادت کرنے کی نذر درست نہیں ہے، دوسری شرط یہ ہے کہ وہ عبادتِ مقصودہ ہو، نہ کہ وسیلہ، تو وضو اور سجدہ

تلاوت کی نذر درست نہیں ہے۔ تیسری شرط یہ کہ اس چیز کی منت نہ ہو جو خود اس پر واجب ہو، خواہ فی الحال یا آئندہ، اسی لئے ظہر کی نماز اور دیگر فرض نمازوں کی نذر صحیح نہیں، ایسے ہی "النہایہ" میں ہے۔ چوتھی شرط یہ کہ جس چیز کی نذر مانی جارہی ہے، وہ خود بذاتہ گناہ نہ ہو، ایسے ہی "البحر الرائق" میں ہے۔ (الفتاوی الھندیہ، جلد1، صفحہ208، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0209

تاریخ اجراء: 06 شعبان المعظم 1447ھ/26 جنوری 2026ء


**Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)**

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net